سلسلہ مطبوعات-11

ولی اللہی تحریک

(نصب العین، پروگرام، مراکز جماعت اور مشکلاتِ راہ)

مولانا سید محمد میاں رح

سلسلہ مطبوعات (۱۱)

ولی اللّٰہی تحریک

نصب العین، پروگرام، مراکز، جماعت اور مشکلاتِ راہ

مولانا سید محمد میاں رح

شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن

www.rahimia.org

حرف اول

تاریخی طور پر یہ حقیت مسلم ہے کہ دور حاضر کے انقلابات کی پیش رو وہ فکر اور تحریک ہے جس کی داغ بیل امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے ڈالی تھی شاہ صاحب نے نہ صرف نظریہ پیش کیا بلکہ اس پر مبنی عملی اقدامات بھی کئے شاہ صاحب کی تحریک کو بجا طور پر واضح نصب العین اس پر تربیت یافتہ جماعت اور نصب العین کی عملی تشکیل کیلئے اختیار کردہ لائحہ عمل اور پروگرام کی بنیاد پر انقلابی قرار دیا جاتا ہے اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت ہے کہ دور حاضر کی کامیاب انقلابی تحریکوں کو پروان چڑھنے کے لئے جو سازگار حالات ملے ہیں بد قسمتی سے ایسے حالات ولی اللہی تحریک کو میسر نہ آسکے جس کی وجہ سے اس کو اپنے انقلابی سفر میں رکاوٹوں کے عمیق دریا، مشکلات کے بلند وبالا پہاڑ اور مصائب کی وسیع و عریض خندقیں عبور کرنا پڑیں۔ لیکن مطالعہ تاریخ میں معروضی نقطہ نگاہ کے علمبردار حضرات بھی جب اپنی ذاتی اور گروہی پسند و ناپسند کے زیر اثر ولی اللہی تحریک کے مطالعہ میں اپنی تمام تر معروضی سوچ کو بالائے طاق بلکہ پامال کر کے اظہار خیال کرتے ہیں تو اس سے ان کی اپنی مزعومہ فکر کے ساتھ غیر سنجیدہ وابستگی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں رہتا بلکہ ان کی "معروضی علمیت" کی حقیقت بھی آشکارا ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

زیر نظر کتابچہ ممتاز مورخ عالم دین حضرت مولانا سید محمد میاںؒ کی معرکۃ الآراء کتاب "علماء ہند کا شاندار ماضی" سے ماخوذ ہے جبکہ ترتیب ادارہ کی اپنی ہے اس کتابچہ کے ذریعہ اجمالی انداز میں ولی اللہی تحریک کے نصب العین، پروگرام اور جماعت سے آگاہی کے علاوہ ان مشکلات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو اس تحریک کو ابتدائی مرحلے میں پیش آئیں۔

چیئرمین

www.rahimia.org

فہرست

	صفحہ نمبر
تحریک کا نصب العین	3
پروگرام	7
پارٹی کے مراکز	7
غیر مسلموں کا اشتراک	9
جماعت اور اس کے زعماء	11
مشکلات راہ	12
شاہی اثرات	12
مذہبی اثرات	13
میڈیا سے محرومی	14
انقلابی منشور کی عدم تدوین	14
شاہ پرستوں کا عتاب	15

نام پمفلٹ: ولی اللہی تحریک
(نصب العین، پروگرام، مراکز
جماعت اور مشکلات راہ)

مؤلف: مولانا سید محمد میاںؒ

ناشر:۔ شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن

جملہ حقوق بحق فاؤنڈیشن محفوظ ہیں

www.rahimia.org

تحریک کا نصب العین

(انقلاب' ہمہ گیر انقلاب' سماجی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں انقلاب)

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے عقائد و نظریات کی روشنی میں یہ تصور سراسر ظلم ہوگا کہ حضرت شاہ صاحب اور ان کے ساتھی سلطنت مغلیہ کے اس ڈھانچہ کو سنبھالنا چاہتے تھے جو دن بدن بے جان ہو رہا تھا۔

ان کے اصول کی شہادت یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے ساتھی سلطنت مغلیہ کے بوسیدہ تخت پر پالش کی کوشش تو کیا کرتے۔ وہ سرے سے اس ملوکانہ نظام ہی کو دامن اسلام پر بد نما داغ سمجھتے تھے جس کا دھوڈالنا (شاہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کی رائے میں) ملک و ملت کی سب سے بڑی خدمت تھی۔

حضرت شاہ صاحب نے روم اور ایران کے جابرانہ شاہنشاہوں اور ان کے ملوکانہ نظام کی وجہ سے عوام کی اقتصادی بدحالی کی مثال میں اپنے زمانہ کے نظام حکومت کو پیش کیا۔ اور ایسے نظام کو ختم کر دینا انبیاء علیھم السلام خصوصاً محمد ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد قرار دیا ہے۔ یہاں آپ حضرت شاہ صاحب کی تحریر کا ایک مختصر اقتباس اور اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔

فالمدن الفاسد التی	تباہ حال شہر جن پر درندہ صفت
یغلب علیها نفوس	انسانوں کا تسلط ہو اور ان کو اپنی
سبعیته ویکون لهم	حفاظت اور دفاع کی پوری طاقت
تمنع شدیدانماہو	حاصل ہو۔ یہ (ظالم و جابر پارٹی) جسد
بمنزلة الاکلة فی بدن	انسانیت کے لئے سرطان ہے کہ انسان
الانسان لایصح	اس وقت تک تندرست نہیں ہو سکتا

www.rahimia.org

الاِنسان الایقطعه
والذی یتوجه الی
اصلاح مزاجه واقامة
طبیعته لا بدله من
القطع۔ والشر القلیل
اذا کان مفضیاً الی
الخیر الکثیر واجب
فعله
(صفحہ 157 ج2 باب الجہاد حجۃ اللہ البالغہ)

جب تک اس سرطان کو کاٹ کر نہ
پھینک دیا جائے جو ڈاکٹر بھی اس
انسان کے مزاج کو درست کرنے اور
اس کی صحت بحال کرنے کی طرف توجہ
کرے گا اس کے لئے ضروری ہوگا کہ
پہلے اس سرطان کا پورا آپریشن کر ڈالے
۔ تھوڑی سے برائی کو عمل میں لانا جبکہ
اس کا نتیجہ خیر کثیر (اور بہت بڑی بھلائی)
ہو، واجب اور ضروری ہو جاتا ہے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تحریک کے مشہور رہنما حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید نے شاہ ولی اللہ کے اس اصول کی شرح اور تفسیر میں پوری ایک کتاب لکھ دی ہے۔ جس میں "امامت" یعنی سیاسی قیادت (پولیٹکل لیڈر شپ) کی قسمیں اور اسلامی اصول کے مطابق ان کے احکام بیان کئے ہیں۔ اور اس کی وضاحت کی ہے کہ کس قیادت کے ساتھ عام مسلمانوں کو کیا سلوک اور کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ ☆1

☆1 یہ انکشاف کس درجہ حیرت انگیز ہوگا کہ حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہیدؒ سلطنت مغلیہ کے الوالعزم فرماں رواؤں کی حکومت کو بھی "سلطنت ضالہ" اور گمراہ قیادت قرار دیتے ہیں۔ اور علماء کرام اور پاکباز مسلمانوں کے متعلق فرماتے ہیں۔ ازیں دور دور میگریزند وازیں قرب وجواری پرہیزند واز مجالس سلاطین دست برداری شوند واز مصاحبت ایشاں بیزار۔ یعنی اکابر ملت اور بزرگان امت ان سے دور بھاگتے ہیں اور ان کے پڑوس سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ ان بادشاہوں کی ہمنشینی سے دست بردار اور ان کی مصاحبت سے بیزار رہتے ہیں (چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب کے والد ماجد حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب کو سلطان اورنگ زیب عالمگیر نے علماء کے اس بورڈ میں شرکت کی دعوت دی جو اسلامی لاء (فتاویٰ) مرتب کرنے کے لئے عالمگیر نے بنایا تھا۔ مگر شاہ عبدالرحیم صاحب نے بورڈ کی رکنیت منظور نہیں فرمائی۔ یہ قانون مرتب ہوا کہ جو فتاویٰ ہند یا

www.rahimia.org

بدترین قیادت کی دو علامتیں بیان کی ہیں جو اس زمانہ میں سلطنت مغلیہ کے ذمہ داروں میں پائی جاتی تھیں۔ پھر ان کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے۔

پس دریں صورت برافراختن	پس ایسی صورت میں علم بغاوت بلند
اعلام قتل و قتال و برانداختن	کرنا اور اس گمراہ کو جو مذہب کے نام
آن مبتدع ضال۔ درحق ملت	پر من مانی کر رہا ہے معزول اور برخاست
و اہل ملت منفعتے خواہد بخشید	کر دینا ملت کے لئے بھی مفید ہوگا اور اہل
والا بعوام و خواص بے	اور اہل ملت کے لئے بھی ورنہ ملک کے تمام ہی عوام و
شك مضرتے خواہد رسید	خواص کو بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا

(منصب امامت صفحہ ۹۶ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی)

تقریباً ایک صفحہ کے بعد فرماتے ہیں:۔

جہاد بر ایشاں از ارکان اسلام	ان کے مقابلہ میں جہاد کرنا اسلام کا
است و اہانت ایشاں اعانت	رکن اور فرض ہے اور ان کو ذلیل اور کمزور
سید الانام	کرنا رسول ﷺ کی امداد و اعانت ہے

(منصب امامت صفحہ ۹۷)

اس کے بعد صفحہ 98 پر اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ استعمال کئے ہیں بہر حال یہ خیال کہ سلطنت مغلیہ کی گرتی ہوئی دیوار کو سنبھالنا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی سیاسی تحریک کا مقصد تھا۔ نہ صرف حضرت شاہ صاحب بلکہ وطن عزیز کی شاندار تاریخ پر بہت بڑا

فتاویٰ عالمگیر کے نام سے آج بھی موجود ہے اور اس کے مطابق فتاویٰ صادر کئے جاتے ہیں مگر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب بورڈ میں شریک نہیں رہے لیکن کبھی کبھی بورڈ کے اراکین کی رہنمائی کرتے رہے) البتہ ایسے فرماں روا جب تک رعایا پروری اور انصاف سے کام لیتے رہیں تو اس وقت تک حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب ان کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا درست نہیں سمجھتے (منصب امامت از صفحہ 91 تا صفحہ 94)

www.rahimia.org

ظلم ہے ☆2 بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب انقلابی اور سیاسی جدوجہد کے آغاز ہی میں جب حجاز تشریف لے گئے تو شب جمعہ 21 ذیقعدہ 1420ھ مطابق 1731ء کو مکہ معظمہ میں آپ نے ضمیر کی یہ آواز سنی کہ ملک وملت کی فلاح صرف اسی صورت میں ہے کہ دور حاضر کے تمام نظاموں کی دھجیاں بکھیر دی جائیں اور ایک ہمہ گیر انقلاب ☆3 برپا کیا جائے جب آپ اس مقدس سفر سے واپس ہوئے تو آپ کا نصب العین یہی تھا ☆4

☆2۔ اس سے بڑا ظلم کیا ہو سکتا ہے کہ وطن عزیز کا کوئی قابل فخر سپوت کسی غلط فہمی یا ناواقفیت کی بناء پر نظر انداز ہو جائے۔

☆3۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے خطوط کا ایک مجموعہ حال ہی میں مولانا خلیق احمد صاحب نظامی استاد شعبہ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے شائع کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجیب الدولہ کو آپ کی سرپرستی حاصل تھی اور اگرچہ تاریخ کی شہادت یہ ہے کہ احمد شاہ ابدالی کو نظام الملک آصف جاہ اور حافظ رحمت خان اور نجیب الدولہ روہیلہ سرداروں نے ہندوستان پر حملہ کی دعوت دی تھی تاکہ اپنے سیاسی حریف شیعہ نوابوں اور مرہٹوں وغیرہ کے مقابلہ میں ان کو قوت حاصل ہو، اور سلطنت دہلی کی وزارت عظمیٰ ان کے پلے پڑ جائے، مگر خطوط کے اس مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابدالی کو ایک خط حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی لکھا تھا اگر یہ صحیح مان لیا جائے تو ابدالی سے امداد طلب کرنے کا مقصد صرف یہ ہو سکتا ہے کہ اس دور کی افرا تفری اور رات دن کی ان آفتوں کا جو مرہٹوں، جاٹوں، میواتیوں اور کبھی کسی گروپ کی طرف سے دہلی پر آتی رہتی تھیں۔ وقتی تدارک ہو جائے کیونکہ "فک کل نظام" یعنی سیاسی اور سماجی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں انقلاب جس کا نصب العین ہو، وہ بادشاہوں کی تبدیلی پر راضی نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایسی فتح وشکست سلسلہ کی کڑی تو بن سکتی ہے سفر انقلاب کی آخری منزل نہیں ہو سکتی چنانچہ وقتی ہنگامے یکے بعد دیگرے ختم ہو گئے اور شاہ صاحب کی تحریک کا انقلابی قافلہ برابر چلتا رہا۔

☆4۔ (صفحہ ہذا ملاحظہ ہو فیوض الحرمین اور شاہ ولی اللہ کی سیاسی تحریک صفحہ 26)

پروگرام

فک کل نظام (یعنی سیاسی اور سماجی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں انقلاب) ممکن تھا۔ کہ اس زمانہ کے جنگ جو سرداروں کی طرح آپ بھی تلوار ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو جاتے اور فوج بھرتی کر کے کسی شہر پر قبضہ کر لیتے 'یا کسی جنگ جو حکمران کے ساتھ ہو کر اس کی فوج کو تقویت دے دیتے۔ مگر اس طرح وہ "ہمہ گیر انقلاب" جو پارٹی کا نصب العین تھا پوانہ ہوتا بلکہ آپ بھی کسی حکمران کا ضمیمہ بن جاتے نصب العین کی تکمیل اسی وقت ہو سکتی تھی جب رائے عامہ آپ کے (انقلابی) نظریات کو اپنا لیتی 'اس کے لئے جنگ و جہاد سے پہلے تعلیم و تربیت کی ضرورت تھی۔ لہذا پارٹی کا پہلا پروگرام یہی قرار دیا گیا۔ اور اس کے لئے ملک میں چند مراکز قائم کیے گئے

پارٹی کے مراکز:۔ پہلا۔ علمی و عملی تربیت کا سب سے بڑا مرکز ☆5 دہلی تھا۔ جس کو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے بعد آپ کے فرزند جانشین (مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ) نے زندہ رکھا اور اس کو چار چاند لگائے ☆6۔

دوسرا مرکز رائے بریلی کا وہ مشہور دائرہ تھا۔ جو "تکیہ شاہ علم اللہ" کے نام سے مشہور تھا جو اودھ کے علاقہ میں تقریباً نصف صدی پہلے تعلیم و تربیت کا سرچشمہ بنا ہوا تھا۔ یہی مرکز ہے جس سے سلطان ٹیپو کا روحانی تعلق تھا۔

☆5 مولانا عبیداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانہ کی دہلی ایسا مرکز تھی جس میں اقوام عالم کے سب نمونے ملتے ہیں۔ دہلی میں یہ استعداد ہے کہ اس کے توسط سے یہ تعلیم سارے ہند اور پھر دنیا میں پھیل سکے۔ (شاہ ولی اللہ کی سیاسی تحریک صفحہ 40 نیز ملاحظہ ہو آثار الصنادید)

☆6 شاہ علم اللہ صاحب (المتوفی 1096ھ تقریباً 1685ء) نے اس مکان کی بنیاد رکھی 'جو تکیہ شاہ علم اللہ کے نام سے مشہور ہوا مگر دین کی محبت کے ساتھ حب وطن کا یہ سنگم ملاحظہ ہو 'کہ مکہ معظمہ سے واپس ہوتے ہوئے خانہ کعبہ کا نقشہ اور اس کی صحیح پیمائش ساتھ لیتے آئے۔ 1096ھ '1685ء میں اس نقشہ اور پیمائش کے مطابق اپنے وطن عزیز میں سئی ندی کے کنارے ایک مسجد تعمیر کی۔ جس کی بنیادوں میں آب زمزم ڈالا۔ اس خانہ خدا کی تعمیر میں بھی سنت ابراہیمی پر عمل کیا یعنی خود اپنے ہاتھ سے یہ مسجد تعمیر کی۔ آپ کی اولاد حضرت اسماعیل کی طرح اپنے باپ کے ساتھ کام کر رہی تھی۔

(سیرت سید احمد شہید)

www.rahimia.org

انگریزی اقتدار کے خلاف جب دہلی کے مرکز سے جہاد حریت کا فتوی صادر ہوا تو رائے بریلی کے اسی مرکز سے انقلاب کی وہ مشہور تحریک اٹھی ☆7 جس کو "وہابی تحریک" کے نام سے بدنام کیا گیا۔

اس مرکز میں کام کرنے والے نسبی لحاظ سے حضرت شاہ علم اللہ صاحب سے وابستہ تھے۔ لیکن علمی و عملی لحاظ سے وہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تربیت گاہ سے فیض پائے ہوئے تھے۔

حضرت شاہ محمد واضح، حضرت شاہ ابو سعید، حضرت سید محمد معین اور حضرت سید محمد لقمان نے (جو حضرت شاہ علم اللہ صاحب کے پوتے اور پڑپوتے تھے) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور مولانا سید قطب الہدیٰ، مولانا سید محمد اسحاق اور حضرت سید احمد صاحب نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سے استفادہ کیا ☆8

ان کے علاوہ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی نے دو مرکزوں کا اور پتہ دیا ہے۔

تیسرا۔ مدرسہ ☆9 نجیب آباد چوتھا۔ اور مدرسہ ملا محمد معین ٹھٹھہ سندھ

پانچواں:۔ ہم ایک اور مرکز کا اضافہ ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ اودھ کا دارالحکومت لکھنؤ تھا۔

☆7 اس تحریک کے پہلے علمبردار حضرت سید احمد صاحب شہید تھے ان کی شہادت کے بعد تحریک کا مرکز صادق پور پٹنہ ہوا اور جب اس کو تباہ کر دیا گیا تو باقی ماندہ مجاہدین نے آزاد قبائل میں اپنا محاذ قائم کیا جس کا باقی ماندہ سلسلہ انگریزوں کی روانگی یعنی انقلاب 1947ء تک انگریزی اقتدار کے لئے دردسر بنا رہا۔

☆8 سیرۃ سید احمد شہید طبع ثالث

☆9 یہاں نواب نجیب الدولہ نے شاہ ولی اللہ کے خاص طریقہ کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا نواب نجیب الدولہ سلطنت مغلیہ کے اس آخری دور میں وہ بیدار مغز جرنیل تھا جس نے سلطنت کی گرتی ہوئی دیوار کو سنبھالے رکھا اور اپنی وفات کے وقت 1769ء تک انگریزی اقتدار کے سیلاب کو دہلی کی طرف نہیں بڑھنے دیا

www.rahimia.org

جہاں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے شاگرد رشید مولانا مخدوم لکھنوی 10☆ نے تقریباً نصف صدی تک چشمہ فیض جاری رکھا۔

پھر مرزا حسن علی صغیر محدث اور مولانا حسین احمد ملیح آبادی جیسے فاضل نوجوان نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے حلقہ درس سے فیض یاب ہو کر لکھنؤ میں عرصہ تک اس شمع کو روشن رکھا۔

غیر مسلموں کا اشتراک:۔ ولی اللہی اصول میں ہندو اور مسلمان کی تفریق نہیں تھی اور بقول مولانا عبید اللہ سندھیؒ ہندو نوجوانوں میں بھگوت گیتا کی تعلیم سے انہیں کے اصول کے مطابق انقلابی سپرٹ پیدا کی جا سکتی تھی مگر اس زمانہ کی سیاست کے لحاظ سے انقلاب کا مختصر راستہ یہی تھا۔ کہ مسلمان نوجوانوں میں جو حضرت شاہ صاحب سے زیادہ قریب تھے صحیح احساس اور قوت عمل پیدا کر دی جائے کیونکہ

☆10 مولانا مخدوم لکھنوی ابن حافظ محمد نواز بن مولوی عبدالسمیع بن سید محی الدین مشہدی۔ آپ کے دادا سید محی الدین مشہدی، اول مشہد سے آکر دہلی میں اقامت گزیں ہوئے۔ پھر لکھنؤ تشریف لے آئے۔ مولانا مخدوم صاحب نے درسی کتابیں نظام الدین صاحب خلف مولانا قطب الدین صاحب سالوی سے پڑھی ہیں۔ حضرت مولانا عبدالعلی صاحب بحر العلوم کے ساتھی اور ہم جماعت تھے۔ درس نظامی سے فراغت کے بعد آپ دہلی حاضر ہوئے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے استفادہ کیا۔ پھر لکھنؤ پہنچ کر تمام عمر تعلیم و تربیت میں صرف کر دی آخر عمر میں منطق و فلسفہ کے اسباق بند کر دیئے۔ صرف حدیث شریف اور کتب دینیہ کا درس دیا کرتے تھے۔ 1229ھ میں وفات پائی شیخ امام بخش ناسخ نے تاریخ لکھی۔

سید مخدوم از جہاں رفت
گفتند بزرگ و خرد صد حیف
تاریخ وفات گفت ناسخ
مخدوم زمانہ مرد صد حیف

1229ھ

(تذکرہ علماء ہند سندھ 223 مطبوعہ نولکشور)

www.rahimia.org

الف:۔ پورے شمالی ہند اور جنوبی ہند کے زیادہ حصہ میں بر سر اقتدار طبقہ مسلمان تھا۔ یہ فن سپہ گری کے ماہر اور فوجی قوت کے مالک تھے۔

ب:۔ شمالی ہند اور وسط ہند کی راجپوت ریاستیں مسلمانوں کا اقتدار اعلیٰ تسلیم کئے ہوئے تھیں۔ان کے راجہ سلطنت مغلیہ کے منصب دار اور دربار کے ایرانی یا تورانی گروپ میں شامل تھے۔چنانچہ اس نازک دور میں اس علاقہ کی کسی ایک ہندو ریاست نے بھی سلطنت مغلیہ کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو گل کرنے کی کوشش نہیں کی اس دور کی مرہٹہ طاقتوں کے متعلق بھی یہ فیصلہ مشکل ہے کہ وہ مغل بادشاہ کو ختم کرنے کے درپے تھیں۔یا مغل دربار میں اپنا اقتدار تسلیم کرانا چاہتی تھیں پھر **1857**ء میں تو مرہٹوں کی باقی ماندہ طاقت نے یہ تسلیم کر ہی لیا کہ انقلاب کا راستہ صرف یہی ہے کہ سلطنت مغلیہ کے کسی وارث کو وارث تخت و تاج تسلیم کر لیا جائے۔اور اس گدی کو دوبارہ آباد کیا جائے لہٰذا اخلاق اور مذہب دونوں کا تقاضا تھا کہ انقلاب کے لئے سب سے پہلے اس کی تربیت کی جائے جس کے اقتدار اعلیٰ پر سارا ملک اعتماد کئے ہوئے تھا اور جس کی گردن پر تمام وفاداروں کی ترقی اور فلاح و بہبود کی ذمہ داری کا بوجھ لدا ہوا تھا؟

ج:۔ایشیا میں بین الاقوامی اقتدار مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا لہٰذا مسلم نوجوانوں کی ☆**11** اصلاح پورے ایشیا کی اصلاح ہو سکتی تھی۔جو یورپ کے امنڈتے ہوئے سیلاب کو روک سکتی تھی؟

☆**11**۔کچھ عرصہ کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب کی پارٹی کا نوجوان رہنما سید احمد شہیدؒ نواب امیر خان کے ساتھ مرہٹہ راجہ جسونت سنگھ کے ساتھ انگریز کے مقابلہ میں صف آراء ہے اور اس کے بعد اسی سلسلہ کے فیض یافتہ اور جانشین **1857**ء میں ہندوؤں کے ساتھ انگریزی اقتدار کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔پھر جب بیسویں صدی کے آغاز میں انڈین نیشنل کانگریس نے آزادی کی تحریک شروع کی تو اسی سلسلہ کے ہزاروں علماء جو پورے ہندوستان میں پھیلے ہوئے تھے کانگریس کے مشترک پلیٹ فارم پر ہندوؤں کے دوش بدوش آزادی کی لڑائی لڑ رہے تھے۔

بہر حال یہی وجوہات ہیں کہ پارٹی اس عرصہ میں تربیت یافتہ ہوئی اس میں صرف مسلمانوں کے نام سامنے آتے ہیں

جماعت (پارٹی) اور اس کے زعماء

نمایاں ارکان:۔ تاریخ کی بہت بڑی کوتاہی ہے کہ اس پارٹی کے تمام ارکان کی فہرست محفوظ نہیں۔ البتہ آپ کی تصانیف نے چند ساتھیوں کے نام بتائے ہیں۔ جن کی تحریک و تاکید اور جن کے مشورہ پر یہ کتابیں تصنیف کی گئیں ان کا مختصر تعارف یہ ہے۔

1۔ مولانا محمد عاشق صاحب:۔ یہ قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر کے رہنے والے شاہ صاحب کے ماموں زاد بھائی تھے ابتداء سے شاہ صاحب کے شریک اور ساتھی رہے۔ سفر حجاز میں بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جہاں "مکمل اور ہمہ گیر انقلاب" کا نصب العین طے ہوا تھا خود شاہ صاحب کا اعتراف ہے کہ:۔

> "یہ میرے رازداں ہیں۔ میری تصانیف کی لائبریری ہیں۔ ان
> ہی کے اصرار پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان ہی کے ذریعہ
> میرے بعد میرے اصول کی اشاعت ہو گی ☆12

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی وفات کے بعد ان کے حلقہ کے ارکان بالخصوص شاہ صاحب کے فرزند جانشین (حضرت شاہ عبدالعزیزؒ) کی تربیت آپ ہی نے کی۔

2۔ مولانا نور اللہ صاحب:۔ ساکن بڈھانہ (ضلع میرٹھ) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے شاگرد ہیں۔ آپ ہی کی فرمائش پر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی مشہور تصنیف "تفہیمات الٰہیہ" مرتب ہوئی

مولانا نور اللہ صاحب' حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے استاد بھی ہیں اور خسر بھی۔ مولانا نور اللہ صاحب کے صاحبزادے مولانا ہبۃ اللہ اور پوتے مولانا عبدالحی صاحب

☆12 (تفہیمات الٰہیہ صفحہ 125 ج ا)

www.rahimia.org

ہیں۔

مولانا عبدالحی صاحب نے تحریک میں نمایاں اور غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ آپ کی وفات شمالی مغربی سرحد کے علاقہ میں ہوئی۔جب آپ حضرت سید احمد صاحب شہیدؒ کے ساتھ میدان جہاد میں تھے۔

3۔ مولانا محمد امین صاحب کشمیری:۔ شاہ صاحب کے مخلص رفیق ہیں۔شاہ صاحب کے بعد شاہ صاحب کے حلقہ (پارٹی) کی تربیت میں مشغول رہے

4۔ حضرت شاہ ابو سعید صاحب:۔ ساکن رائے بریلی۔ آپ رائے بریلی کے مشہور بزرگ شاہ علم اللہ صاحب کے پوتے تھے۔ آپ ہی کے نواسے حضرت سید احمد صاحب شہید تھے جنہوں نے انگریزی اقتدار کے خلاف رائے عامہ کی تنظیم کی۔ پھر شمالی مغربی سرحد میں علم جہاد بلند کیا۔جس کا ذکر آگے آئے گا۔

سلطان ٹیپو کا خاندان آپ سے اور آپ کے صاحبزادے شاہ ابو اللیث سے بیعت تھا۔(سیرت سید احمد شہیدؒ)

5۔ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب:۔ شاہ ولی اللہ صاحب کے صاحبزادے۔ (تفصیلات کیلئے میڈیا فاؤنڈیشن کا کتابچہ ملاحظہ کیجئے)

6۔ مولانا مخدوم صاحب لکھنوی:۔ شاہ صاحب کے مخصوص شاگرد۔

مشکلات راہ

اٹھارھویں صدی عیسوی کے ہندوستان میں "فک کل نظام" یعنی مکمل اور ہمہ گیر انقلاب کا نصب العین ایک چراغ تھا جو شاہنشاہیت شاہ پرستی اور اجارہ داری کی طوفان انگیز آندھیوں میں روشن کیا گیا۔

شاہی اثرات:۔ مغل شاہنشاہ کی فوجی طاقت اگرچہ کمزور ہوگئی تھی مگر دو سو سالہ مغل شاہنشاہیت کی عظیم الشان تاریخ نے مغل بادشاہ کی تعظیم و تکریم کو مذہبی عقیدہ کی حیثیت

www.rahimia.org

دے دی تھی یہی سبب تھا وہ فتنہ پرور گستاخ طاقتیں جو مغل بادشاہ کو قتل کر دیتی تھیں۔ مجبور تھیں کہ اکبر اور عالمگیر کی اولاد ہی میں سے کسی کو معزول یا مقتول بادشاہ کا جانشین بنائیں۔

مغل بادشاہ ہی کو ملک کا حقیقی مالک سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ صوبوں کے گورنر باوجودیکہ خود سر اور خود مختار ہو گئے تھے۔ مگر اپنی حکومت کے جواز کے لئے بادشاہ کی سند ضروری سمجھتے تھے۔ برہان الملک نواب سعادت علی خان نے مغل بادشاہ کی وزارت کا لیبل لگا کر اودھ میں اپنی بادشاہت قائم کی' اور نظام الملک آصف جاہ نے امیر الامرائی کا موٹو لے کر دکن میں اپنے استقلال کا جھنڈا لہرایا۔ اور مرہٹوں کی بغاوت کا بھی بڑا منشاء یہی تھا کہ کوئی ایسا ہی طغرہ ان کے ہاتھ لگ جائے چنانچہ جب باجی راؤ پیشواز اور مادھو جی سندھیا کو امیر الامرائی کا منصب مل گیا تو سسکتی ہوئی مغل شاہنشاہیت بھی ان کے نزدیک تعظیم و تکریم اور حفاظت کی مستحق ہو گئی۔

انتہا یہ کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے تسلط کے جواز کے لئے سند دلوانی ضروری سمجھی' اور دہلی فتح کرنے کے بعد بھی نصف صدی سے زائد تک تخت دہلی پر مغل بادشاہ کا گڈا بٹھائے رکھا۔

علاوہ ازیں مکمل اور ہمہ گیر انقلاب کا نعرہ صرف بادشاہ اور شاہ پرستوں کے لئے پیغام فنا نہیں تھا۔ بلکہ ان تمام طاقتوں کے لئے بھی پیغام موت تھا' جو سلطنت مغلیہ کا جانشین بننا چاہتی تھیں۔ یا پیشہ ور سپاہیوں کی مدد سے ملک کے چپہ چپہ پر جاگیر دارنہ نظام کا جھنڈا گاڑے ہوئے تھیں۔

مذہبی اثرات:۔ بادشاہ' نوابوں اور امراء کے علاوہ حضرت شاہ صاحب نے علماء مشائخ اور شعراء پر بھی سخت تنقید کی تھی۔ آپ کے تنقیدی مضامین "تفہیمات الہٰیہ" میں آج بھی چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ہر ایک مضمون تیر و نشتر کا اثر رکھتا ہے۔ پبلک انہیں علماء' مشائخ یا شعراء کی حلقہ بگوش تھی۔۔ لہٰذا عوام اور برسر اقتدار طبقے سب ہی اس نصب العین کے مخالف تھے ان شدید مخالفتوں کی آندھیوں میں شاہ ولی اللہ صاحب نے ہمہ گیر انقلاب کا چراغ

www.rahimia.org

روشن کیا۔

میڈیا سے محرومی:۔ مارکس' اینگلز اور لینن کی خوش نصیبی تھی کہ ان کو پریس کی طاقت میسر آگئی اور انہوں نے تھوڑے عرصہ میں لاکھوں کروڑوں انسانوں تک اپنے خیالات پہنچا دیئے۔ مگر شاہ صاحب کا انقلابی فکر' اعلیٰ درجہ کی انشاء پردازی اور سحر آفریں قوت تحریر کے باوجود پریس کی طاقت سے محروم تھا۔ انشا اور صحافت کی جس طاقت سے آپ پریس کے ذریعہ پورے ہندوستان کو متاثر کر سکتے تھے۔ وہ صرف ان قلمی کتابوں میں محدود ہو کر رہ گئی جن کی اشاعت تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد ہو سکی۔ اس وقت نشر واشاعت کا ذریعہ تقریریں تھیں یا تعلیم وتربیت کے وہ حلقے جن کا ذکر اوپر کیا گیا۔

انقلابی منشور (مینی فیسٹو) کی عدم تدوین:۔ طوائف الملوکی اور رات دن کے قیامت خیز ہنگامے' جن میں مرہٹوں کا دہلی ☆13 پر یلغار نادر شاہ کا قتل ☆14 عام دہلی کی بے پناہ لوٹ ☆15 احمد شاہ ابدالی کی جنگ پانی پت ☆16 بھی شامل ہے ان ہلاکت بار طوفانوں نے اس کا موقع نہ دیا کہ حضرت شاہ صاحب انقلابی منشور (مینی فیسٹو) کو یک جان مدون اور مرتب کر سکیں۔

آپ نے انقلابی نظریات کو کبھی ترجمہ قرآن شریف کے رنگ میں پیش کیا۔ کبھی تصوف اور اسلامی فلسفہ ☆17 کے دامن میں چھپایا کہیں نصیحت ☆18 و موعظت کے پیرایہ

☆13۔ 1149ھ' 1736ء'

☆14۔ ذی قعد 1151ھ فروری 1738ء چند گھنٹوں میں یعنی صبح سے دوپہر تک شہر دہلی مردہ لاشوں سے پٹ گیا۔ مقتولین کی تعداد آٹھ ہزار سے ڈیڑھ لاکھ تک بیان کی گئی ہے۔

☆15۔ اندازہ کیا گیا کہ تقریباً ستر کروڑ کی دولت لوٹی گئی شاہی محل کے زیورات جواہر اور تخت طاؤس وغیرہ کی قیمتوں کا اندازہ مشکل ہے۔

☆16۔ مثلاً حجتہ اللہ البالغہ' البدور البازغہ' فیوض الحرمین وغیرہ۔

☆18۔ مثلاً "تفہیمات الہیہ"

www.rahmia.org

میں ادا کیا، اور کہیں اس کو تاریخ اسلام او خصائل صحابہؓ کا جامہ پہنایا☆19

شاہ پرستوں کا عتاب:۔ اس احتیاط کے باوجود آپ اور آپ کے جانشین قاتلانہ حملوں اور وحشیانہ سزاؤں سے نجات نہ پاسکے۔ چنانچہ جب آپ نے قرآن پاک کا فارسی ترجمہ مرتب کیا جو اصلاحی انقلاب کی طرف پہلا قدم تھا تو آپ پر قاتلانہ حملہ کرایا گیا جس سے آپ معجزانہ طور پر محفوظ رہ سکے☆20

(الغرض یہ وہ مشکلات تھیں جن کے سبب ولی اللہی تحریک کے سفر میں رکاوٹیں درپیش ہوئیں اور بعد میں رونما ہونی والی تحریکات کے مقابلہ میں اس کی رفتار میں سست گاہی کا باعث بنیں)

☆19۔ مثلاً ازالۃ الخفاء۔

☆20۔ ملاحظہ ہو حیات ولی۔ شاہ ولی اللہ کی سیاسی تحریک۔ علماء ہند کا شاندار ماضی جلد دوم وغیرہ

www.rahimia.org

شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن کی دستیاب مطبوعات

☆	قرآنی اصول معاشیات	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
☆	اسلام کا اقتصادی نظام (ایک تقابلی جائزہ)	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
☆	فرد اور اجتماعیت	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
☆	اخلاق و معاشیات کا باہمی ربط	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
☆	اجتماعی مسائل کا ولی اللہی حل	جناب مقبول عالم مرحوم
☆	شعوری تقاضے	مولانا شوکت اللہ انصاری مرحوم
☆	جدوجہد اور نوجوان	شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ
☆	امام شاہ عبدالعزیزؒ افکار و خدمات	مولانا سید محمد میاںؒ
☆	ولی اللہی تحریک	مولانا سید محمد میاںؒ
☆	عبادت اور خلافت	چوہدری افضل حق مرحوم
☆	ثناء خداوندی	چوہدری افضل حق مرحوم
☆	اجتماعی زوال کے اسباب	مولانا محمد تقی امینی
☆	انسان اور نفسیاتی عوامل	مولانا محمد تقی امینی
☆	جدوجہد آزادی کا رہنما ادارہ	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
☆	دینی تمدن کی تشکیل نو	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
☆	دین اور حکومت	مولانا سید سلیمان ندویؒ
☆	دینِ وحدت	مولانا سید سلیمان ندویؒ
☆	ولی اللہی جماعت کا انقلابی کردار	عبدالخالق آزاد
☆	قرآنی دعوت انقلاب	مولانا عبیداللہ سندھیؒ

www.rahimia.org